# ایک خدارسیدہ بزرگ صوفی اور محدّث

## حضرت فُضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

از عبید اللہ مبارکپوری

**نام نسب ولادت اور وطن** فُضیل نام ابوعلی کنیت ۔ زاہد لقب سلسلہ نسب یہ ہے فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر التمیمی الیربوعی الطالقانی الفندینی الخراسانی ۔ خراسان کے صوبوں میں ایک شہر اور بڑا صوبہ طخارستان ہے ۔ اس صوبہ کے سب سے بڑے شہر طالقان (بفتح لام) سے تین منزل کے فاصلہ پر شہر مَرْوُ الرُّوذ واقع ہے حضرت فضیل اسی مروالروذ سے متعلق اور قریب ایک بستی فُندین[1] میں پیدا ہوئے ۔ تاریخ اور سنہ ولادت کے ذکر سے کتب رجال خاموش ہیں لیکن سنہ وفات اور مدت زیست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۰۷ھ یا ۱۰۶ھ میں ہوئی ہوگی ۔

**ایام طفولیت** سرخس اور نسا کے درمیان ابیورد[2] میں جو خراسان کا ایک قصبہ ہے آپ نے ایام طفولیت گذارا اور وہیں آپ کی نشو ونما ہوئی لیکن ابن سعد کے قول کے مطابق ابیورد آپ کا مولد ہے ۔ آپ کے ابتدائی حالات اور ابتدائی تعلیم و تربیت کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملتی ہاں بعض قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی تعلیم و تربیت اور اصلاح اخلاق و عادات کا کوئی خاص اور بہتر انتظام نہیں تھا ۔

**انابت الی اللہ اور قبول رشد و ہدایت** بدخلقی یا خوش خلقی کوئی فطری اور طبعی چیز نہیں ہے ۔ ایک بداخلاق شخص تعلیم و تربیت اصلاح و ہدایت کے ذریعہ خوش اخلاق بن سکتا ہے یہ دوسری چیز ہے کہ اصلاح قبول کرنے کے مراتب ہر شخص میں یکساں نہیں ہوتے چونکہ تربیت و اصلاح کا بہتر اور اصل زمانہ بچپن کا زمانہ ہے اور حضرت فضیلؒ ایام طفولیت میں اس سے محروم رہے اسلئے وہ بڑے ہوکر ان اوصاف کے ساتھ آراستہ نہ پائے گئے جن سے ایک صالح مسلمان کو متصف ہونا چاہئے ۔ وہ ان اعمال قبیحہ اور اخلاق سیئہ کا شکار ہوگئے ۔ جو ننگ انسانیت ہیں اور انسانی ہمدردی شرافت رحمدلی تقویٰ کی ضد ہیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ باوجود اسکے آپ کے اندر اس جوانی کے عالم میں اخلاق فاضلہ اور انسانی کمالات سے آراستہ ہونے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی وہ ایک تابناک جوہر تھے جس کی درخشانی عوارض کی وجہ سے ظاہر نہ ہوسکی تھی فطرتاً پاک اور سعید روح رکھتے تھے جس کی لطافت اور پاکیزگی کو وقتی موانع نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا ۔ ان موانع اور عوارض کے ہٹانے کیلئے صرف ایک معمولی تنبیہ اور ادنیٰ اشارہ کافی تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا فضل بن موسیٰ محدث فرماتے ہیں ۔ حضرت فضیلؒ اوائل شباب میں شاطر تھے ابیورد اور سرخس کے درمیان رہزنی کیا کرتے تھے ان کی اپنی حالت درست کرنے اور توبہ کا باعث یہ ہے کہ وہ ایک نوجوان دوشیزہ پر عاشق ہوگئے ایک دن اسکے عشق و محبت میں دیوانہ ہوکر اس کے مکان کی دیوار پھاند کر اسکے پاس پہنچنا چاہتے تھے کہ ان کے کانوں نے قرآن پاک کی یہ آیت سنی ۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (کیا ابھی مسلمانوں کیلئے یہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل

---

۱؎ بضم فا و سکون نون و کسر دال ۔ معجم البلدان ۱۲ ۲؎ بفتح ہمزہ و کسر با و سکون یا و فتح واو و سکون را ۔ معجم البلدان ۱۲

اللہ کی یاد کیلئے نرم ہو جائیں) سنکر فوراً بول اٹھے ہاں پروردگار! وہ وقت آگیا کہ میرے دل میں تیری محبت اور یاد کے سوا کسی اور چیز کیلئے جگہ باقی نہ رہے۔ پھر وہاں سے واپس چلے آئے۔ رات ایک ویرانہ میں گذارنے کا اتفاق ہوا۔ اُس ویرانے میں ایک قافلہ فروکش تھا ان میں سے ایک نے کہا ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہئے دوسرے نے کہا رات یہیں گذارنی چاہئے صبح کو کوچ کرینگے فضیل کہیں راستہ میں ہوگا جو ہم کو تنگ کریگا۔ اور لوٹ لیگا۔ حضرت فضیل نے فرمایا میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میری رات سرکشی اور معاصی تخریب و افساد میں گذر رہی ہے اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس ویرانہ میں مجھ سے خوفزدہ ہے اور میرے ڈر سے مضطرب اور غیر مطمئن ہے میری حرکتوں سے نہ خدا خوش ہے اور نہ اسکی مخلوق دونوں کی نظروں میں قابل نفرت اور ذلیل ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ خدا نے مجھکو ان کے پاس اسلئے پہنچایا ہے کہ ان کے ذریعہ میری اصلاح و ہدایت فرمائے اور میں توبہ کرکے اپنی سرکشیوں سے باز آجاؤں اور اپنی حالت درست کرلوں۔ خدایا! میں اپنے گناہوں پر پشیمان ہوں اور سچی توبہ[1] کرتا ہوں مجھے معاف فرمادے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ تیرے عظمت والے گھر کے جوار میں اپنی بقیہ زندگی تیری عبادت اور یاد میں گذارونگا

**مکہ کا سفر اور کوفہ میں اخذ حدیث**

حضرت فضیلؒ مکہ جاتے ہوئے راستہ میں کوفہ میں فروکش ہوگئے جو ان دنوں علوم شرعیہ کا گہوارہ اور علماء کا مرکز تھا مشہور ائمہ محدثین درس حدیث و قرآن میں مشغول تھے جن کے چشمہ فیض سے سیراب ہونے کیلئے دور دراز ممالک سے تشنگان علم آتے اور مستفیض ہوکر اطراف عالم میں پھیلتے اور خدا کے دین کو پھیلاتے ان ائمہ محدثین میں صغار تابعین بھی تھے جن سے حضرت فضیلؒ نے حدیث لی تابعین کے علاوہ دیگر بڑے بڑے شیوخ سے بھی آپ نے حدیث اخذ کی جن کی مختصر فہرست آگے آتی ہے شیوخ اور تلامذہ کی فہرست سے ہم اچھی طرح اندازہ کرسکیں گے کہ فن حدیث میں آپکا درجہ اور مرتبہ کیا تھا۔

**اخذ حدیث کا سبب**

یہ معلوم ہوچکا ہے کہ حضرت فضیلؒ نے توبہ کے ساتھ بقیہ زندگی عبادت و ریاضت میں گذارنے کا عہد کیا تھا اور یہ کہ آپ کا لقب زاہد ہے جو صوفی (باصلاح صدر اول) کا مرادف اور ہم معنی ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ عبادت و طاعت وہی معتبر ہوگی جو اسوۂ رسولؐ کے مطابق ہو زہد و تقویٰ وہی بارآور اور نتیجہ خیز ہوگا جو کتاب اللہ اور سنت کی روشنی میں ہو عمل میں لذت اور حلاوت اسی وقت حاصل ہوگی جب اس میں اخلاص ہو اور شارع علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر ہو خشیت الٰہی اور کامل خوف خدا اسی وقت پیدا ہوگا جب سالک علوم شرعیہ کے چشمہ سے سیراب ہوچکا ہو۔ (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) پس حضرت فضیلؒ کے علوم شرعیہ بالخصوص علم حدیث حاصل کرنے کا سبب بجز اسکے اور کیا ہوسکتا ہے کہ انھوں نے اس میدان میں قدم رکھنے سے پہلے علم شرعی حاصل کرنا ضروری اسلئے سمجھا کہ عمل علم کی روشنی میں ہو۔ اور ان کا قدم جادۂ سنت سے نہ ہٹنے اور تاکہ وہ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ کے مصداق نہ بنیں۔ ہم یہاں پر علامہ شعرانیؒ کا قول ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں جس سے معلوم ہوجائے گا کہ ایک زاہد اور صوفی کیلئے علوم شرعیہ سے آگاہی بلکہ اس پر عبور کہاں تک ضروری ہے وہ فرماتے ہیں۔

وقد اجتمع القوم على انه لا يصلح للتصدر في طريق الله الا من تبحر في الشريعة وعلم منطوقها ومفهومها وخاصها وعامها ناسخها ومنسوخها وتبحر في لغة العرب حتى عرف مجازاتها واستعاراتها وغير ذلك فكل صوفي فقيه ولا عكس۔[3]

کیا آجکل کے صوفی بھی ایسے ہوتے ہیں اور علامہ شعرانی صوفی کے بتلائے ہوئے معیار پر پورا اترتے ہیں؟

---

۱ تہذیب التہذیب ص ۲۹۴/ج ۸ وفیات الاعیان لابن خلکان ص ۴۱۵/ج ۱ ۳ لواقح الانوار فی طبقات الاخیار قلمی ۱۲

**سکونت مکہ اور وفات** کوفہ میں اخذ حدیث سے فارغ ہوکر آپ مکہ (زادھا اللہ شرفا وعزا) تشریف لےگئے جو آپ کا اصلی مقصد اور منتہی تھا وہاں پہنچکر آپ نے شائقین کو درس حدیث دینا شروع کیا دنیاوی علائق اور اسباب کو... خیرباد کہدیا لوگوں سے تعلقات بہت کم کردیئے عزلت اور گوشہ نشینی اختیار کرلی بیت اللہ کے اندر عبادت میں اکثر اوقات مشغول رہتے۔ خوف خدا ایسا غالب ہوتاکہ اکثر روتے۔ اسی عبادت وریاضت اور خشیت الٰہی کی محبوب حالت میں مشہور عباسی تاجدار خلیفہ ہارون رشید کی خلافت میں اوّل[1] محرم ۱۸۷ھ میں بمقام مکہ انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے (رضی اللہ عنہ وارضاہ) انتقال کے وقت آپ کی عمر[2] اسی برس کی تھی۔

**اولاد** مورخین آپ کے ایک لڑکے کا ایک واقعہ کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں جسکا نام علی تھا اور جو بزرگ باپ کی زندگی میں بحالت شباب وفات کرگئے تھے نوجوان صاحبزادہ بھی اپنے باپ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے بڑے صالح اور عابد تھے کشتگانِ محبت الٰہی میں شمار کئے جاتے ہیں[3]۔

**عام اخلاق وعادات** عنوان شباب میں آپ کی اخلاق اور عملی حالت جسقدر پست اور قابل افسوس تھی توبہ کے بعد بالکل بدل گئی۔ خداترسی ہمدردی۔ رحمدلی۔ شفقت ومروت۔ اکل حلال۔ احتیاط وتقویٰ۔ زہد وورع۔ نفس کشی۔ عبادت میں جفاکشی۔ عیش پسندی سے قطعی اجتناب۔ پابندی سنن۔ مداومت ذکر الٰہی وغیرہ بہترین اوصاف سے آراستہ ہوکر امام ہدایت شیخ حرم۔ رئیس طریقت بن گئے۔

**آپ کے بارے میں ائمہ محدثین کی رائیں** کتب رجال کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر زہاد رواۃ حدیث عبادت وریاضت میں زیادہ مشغول رہنے کی وجہ سے فن حدیث کی طرف کماحقہ توجہ قائم نہ رکھ سکے۔ علم حدیث جس اعتنا واہتمام اور حفظ میں جفاکشی کا محتاج ہے اس میں وہ قاصر رہے اسلئے ان کے حالات میں زاہد عابد کے ساتھ لین الحدیث۔ ضعیف صدوق لہ اوھام۔ سئی الحفظ وغیرہ الفاظ مذکور ہوتے ہیں مگر حضرت فضیلؒ ان زہاد حفاظ کی صف میں ہیں جنھوں نے باوجود کثرت عبادت وریاضت کے فن حدیث کی طرف سے ذرہ بھر بے اعتنائی نہیں برتی اور علم روایت حدیث جس جفاکشی اور توجہ کا محتاج ہے وہی اسکے ساتھ قائم رکھی اسی لئے ائمہ جرح وتعدیل نے بالاتفاق آپ کی تعریف اور توثیق کی ہے اور آپ کے بارے میں نہایت گرانقدر اور شاندار خیالات ظاہر فرمائے ہیں "المعاصرۃ سبب المنافرۃ" ایک مشہور مقولہ ہے ایک زمانہ کے ہم فن اہل کمال ایک دوسرے کے کمال اور فضل کا دل کھولکر کماحقہ اعتراف نہیں کرتے رقابت کے اثر سے مغایرت اور منافرت نمایاں ہوتی ہے ... ایسی حالت میں ایک معاصر کی تعریف اور توصیف دوسرے ہمعصر کے بارے میں اس دوسرے ہمعصر کی جلالت اور بزرگی فضل وکمال کی معتبر اور روشن دلیل ہوگی۔ سفیان بن عیینہؒ مشہور محدث جو آپ کے ہمعصر ہیں اور امام زہری کے شاگرد اور علی بن المدینی یحییٰ بن معین کے شیخ ہیں آپ کے متعلق فرماتے ہیں فضیل ثقۃ

**دیگر محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال**

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں فضیل بن عیاض رجل صالح

امام نسائی صاحب سنن " " فضیل ثقۃ مامون رجل صالح

---

[1] تہذیب التہذیب طبقات ابن سعد طبع لیدن [2] خلاصہ تذہیب التہذیب ص۳۱۰ ج ۱۲ [3] ابن خلکان ص۴۱۵ ج ۱

امام ابوحاتم رازی فرماتے ہیں۔ صدوق

امام دار قطنی " ثقہ

ابن سعد " کان ثقہ نبیلا فاضلا عابدا ورعا کثیر الحدیث۔

عجلی " ثقہ متعبد رجل صالح

حافظ ابن حجر " ثقہ عابد

صاحب خلاصہ " شیخ الحرم واحد ائمتنا الھدی والسنن۔

اسحاق بن ابراہیم طبری " کان صحیح الحدیث صدوق اللسان شدید الھیبۃ للحدیث اذا حدث۔

علاوہ بریں تلامذہ اور شیوخ کی کثرت اور آپ کا صحیحین کے رواۃ سے ہونا فن حدیث میں آپ کے علو مرتبت حفظ۔ عدالت۔ مروّت۔ جلالت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔

## شیوخ حدیث کی مختصر فہرست

ا۔ سلیمان بن مہران الاعمش الکوفیؒ صغار تابعین سے ہیں حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔ احد الاعلام الحفاظ۔ ثقہ ثبت جیسے الفاظ کے ساتھ آپ کی توثیق کی گئی ہے۔ کبار اولیاء اللہ اور بزرگ صوفیہ میں شمار کئے جاتے ہیں ایکہزار تین سو کے قریب آپ کی احادیث ہیں ۸۴ برس کی عمر میں ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۲۔ منصور بن المعتمر الکوفیؒ۔ ابراہیم نخعی وغیرہ کے تلمیذ اور شعبہ وغیرہ کے شیخ ہیں۔ احد الاعلام المشاہیر ثقہ ثبت متقن کے ساتھ آپ کی تعریف کی گئی ہے آپکی احادیث دو ہزار کے قریب ہیں آپ بھی اولیاء اللہ اور صوفیہ میں معدود ہیں۔ آپ کے ملفوظات بکثرت مذکور ہیں چالیس برس تک روزہ پر مداومت کی اور تہجد پڑھتے رہے ۱۳۲ھ میں انتقال کیا۔

۳۔ سلیمان بن طرخان التیمی۔ تابعی ہیں حضرت انسؓ سے حدیث روایت کی ہے آپ سے دو سو کے قریب حدیثیں مروی ہیں آپ بھی طبقات صوفیہ میں شمار کئے جاتے ہیں ملفوظات قیمتی اور حد درجہ مفید ہیں حماد بن سلمہ فرماتے ہیں لم یضع جنبہ علی الارض عشرین سنۃ ابن سعد آپکے متعلق فرماتے ہیں ثقہ کثیر الحدیث یصلی اللیل کلہ بوضوء العشاء الآخرۃ ۹۹ برس کی عمر میں ۱۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۔ یحییٰ بن سعید الانصاریؒ۔ حضرت انسؓ صحابی اور سعید بن المسیب قاسم بن محمد وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے آپ امام مالک زہری اوزاعی وغیرہم کے بھی شیخ ہیں۔ آپ کی احادیث تین سو کے قریب ہیں۔ ثقہ ثبت مامون حجۃ اثبت الناس کے ساتھ آپکی تعدیل و توثیق کی گئی ہے ۱۴۳ھ میں وفات پائی۔

۵۔ حمید الطویل رح۔ تابعی ہیں حضرت انسؓ سے چھ بیس حدیثیں روایت کی ہیں امام مالک ابن عیینہ ثوری شعبہ وغیرہم کے شیخ ہیں بحالت نماز ۱۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۔ امام صادق رح۔ نام جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ اپنے نانا قاسم بن محمد اور عروہ وغیرہ

سے حدیث روایت کی ہے امام مالک سفیان ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ کے استاذ اور شیخ ہیں اولیاء اللہ اور صوفیہ میں شمار کیے گئے ہیں ۶۸ برس کی عمر میں ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔

صفوان بن سلیم الزہری رح۔ حضرت ابن عمرؓ ابوامامہ بن سہل سعید بن المسیب وغیرہم کے شاگرد اور امام مالک لیث بن سعد وغیرہ کے شیخ ہیں آپ بھی اولیاء اللہ اور زہاد سے ہیں۔ احمد فرماتے ہیں ثقہ من خیار عباد اللہ الصالحین یستشفی بحدیثہ و ینزل القطر من السماء بذکرہ ۷۲ برس کی عمر میں ۱۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے شیوخ ہیں جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

## مختصر فہرست تلامذہ

۱۔ سفیان ثوری کوفی رح۔ حضرت فضیل کے شیخ اور استاد ہیں خدارسیدہ بزرگ صوفی اور ولی اللہ تھے۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کان الثوری اماما من ائمۃ المسلمین وعلما من اعلام الدین مجمعا علی امامتہ مع الاتقان والضبط والحفظ والمعرفۃ والزھد والورع شیوخ کی طرح آپ کے تلامذہ بھی بہت زیادہ ہیں آپ سے حدیث روایت کرنے والوں کی تعداد بیس ہزار تک ہے شیوخ میں اعمش اور ابن عجلان نے اقران میں شعبہ اور مالک نے آپ سے حدیث لی ہے ۱۶۱ھ میں انتقال کیا۔

۲۔ سفیان بن عیینہ کوفی رح۔ حضرت فضیلؒ کے اقران اور معاصرین سے ہیں ان کے علاوہ امام زہری وغیرہ سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ امام احمد۔ ابن معین۔ علی بن المدینی شعبہ وغیرہم کے شیخ ہیں احادیث مرویہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں لولا مالک وابن عیینہ لذھب علم الحجاز۔ آپ بھی بزرگ صوفیہ میں شمار کیے گئے ہیں ۱۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۳۔ عبداللہ بن المبارک المروزی رح حضرت فضیلؒ کے علاوہ سلیمان تیمی ہشام بن عروہ وغیرہ سے حدیث روایت کی ہے آپ کے شیوخ میں سے ثوری اور ابن عیینہ نے آپ سے حدیث لی ہے آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہزار شیوخ سے حدیث روایت کی ہے۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ابن المبارک عالم المشرق والمغرب طبقات صوفیہ میں آپ بھی شمار کیے گئے ہیں آپ کے ملفوظات بکثرت مروی ہیں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ میں انتقال کیا۔

۴۔ یحیی بن سعید القطان رح۔ الحافظ الحجۃ احد ائمۃ الجرح والتعدیل۔ ثقہ حافظ متقن امام قدوۃ الفاظ کے ساتھ آپ کی توصیف کی گئی ہے آپ کے شاگرد امام احمدؒ آپ کے متعلق فرماتے ہیں ما رأت عینای مثلہ ۷۸ برس کی عمر میں ۱۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔ وفات کے بعد زہیر بن نعیم بابی نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے جسم پر ایک کرتہ ہے جس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب من اللہ العزیز الحکیم براءۃ لیحیی بن سعید القطان من النار۔

۵۔ عبدالرحمن بن مہدیؒ۔ الحافظ الامام العلم۔ ثقہ ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث کے ساتھ آپ کی توثیق کی گئی ہے۔

ثوری شعبہ مالک وغیرہ سے بھی حدیث لی ہے آپ کے تلامذہ میں ابن المبارک ابن معین امام احمد جیسی عظیم الشان ہستیاں ہیں۔ علی بن المدینی فرماتے ہیں اعلم الناس بالحدیث ابن مہدی۔ قواریری کہتے ہیں کہ ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے اپنی یاد سے بیس ہزار حدیثیں املا کرائیں۔ اولیاء اللہ اور صوفیہ میں شمار کئے گئے ہیں۔ ہر دو رات میں قرآن پاک ختم کرتے اور ہر سال حج کرتے ۶۳ برس کی عمر میں ۱۹۸ھ میں انتقال کیا۔

۶۔ امام شافعیؒ محمد بن ادریس ابو عبداللہ الشافعی الامام العلم المجدد لامر الدین آپ کے فضائل و مناقب بیشمار ہیں جسے ضرورت ہو حافظ کی توالی التاسیس اور کتب رجال و سیر کا مطالعہ کرے آپ بھی کبار اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ بزرگ صوفیہ سے تھے آپ کے ملفوظات نہایت مفید اور قیمتی ہیں ۵۴ برس کی عمر میں ۲۰۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۔ عبداللہ بن الزبیر الاسدی الحمیدی۔ ثقہ فقیہ حافظ امام کے اوصاف کے ساتھ سرفراز کئے گئے ہیں۔ ابن عیینہ کی خدمت میں ۱۹ برس رہے آپ کے شاگرد امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں ثقہ امام اثبت الناس فی ابن عیینۃ۔ امام شافعی کی خدمت میں رہ کر ان سے فقہ پڑھی۔ امام بخاریؒ کے شیخ ہیں امام حاکم فرماتے ہیں کان البخاری اذا وجد الحدیث عند الحمیدی لا یعدوہ الی غیرہ ۲۱۹ھ میں انتقال کیا۔

۸۔ عبداللہ بن محمد المسندی۔ آپ کو احادیث مسندہ کے ساتھ شغف تھا اسی وجہ سے آپ کو مسندی کہا جاتا ہے۔ ابن عیینہ وغیرہ سے بھی حدیث لی ہے ۱۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۹ھ میں وفات پائی۔ احمد بن سیار فرماتے ہیں صاحب سنت عرف بالضبط والاتقان۔ امام بخاری کے استاد اور یمان جعفی کے پوتے ہیں جن کے ہاتھ پر امام بخاری کے دادا مسلمان ہوئے تھے۔

۹۔ عبدالرزاق بن ہمام الحمیری۔ حافظ نے آپ کے متعلق لکھا ہے ثقہ حافظ مصنف شہیر۔ ابن جریج امام مالک وغیرہ سے بھی حدیث لی ہے امام احمد ابن معین وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں ۸۵ برس کی عمر میں ۲۱۱ھ میں انتقال کیا۔

۱۰۔ عبیداللہ بن عمر القواریری۔ امام بخاری مسلم ابو داؤد کے استاذ ہیں ۸۴ برس کی عمر میں ۲۳۵ھ میں انتقال کیا۔

۱۱۔ عبدالملک بن قریب الاصمعیؒ۔ لغت کے مشہور امام۔ امام مالک کے شاگرد اور ابن معین وغیرہ کے استاذ ہیں ۲۱۳ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔

۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی رح۔ امام مالک۔ لیث بن سعد کے شاگرد اور امام بخاری مسلم کے شیخ ہیں ثقہ ثبت امام حافظ آپ کے اوصاف ہیں ۲۲۶ھ میں انتقال کیا۔

۱۳۔ عبداللہ بن وہب المصری الفقیہؒ۔ ثقہ حافظ عابد الائمہ آپ کے مشہور اوصاف ہیں۔ امام مالک ثوری وغیرہ کے شاگرد اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ کے شیخ ہیں آپ کے شیخ لیث بن سعد نے بھی آپ سے حدیث روایت کی ہے۔ آپ نے ایک لاکھ حدیث بیان کی ہے۔ ۷۴ برس کی عمر میں ۱۹۹ھ میں وفات پائی۔

۱۴۔ احمد بن عبداللہ بن یونس الکوفیؒ۔ ثقہ حافظ آپ کا مشہور وصف ہے امام بخاری مسلم ابو داؤد کے شیخ ہیں ۹۴ برس کی عمر میں ۲۲۷ھ میں انتقال کیا۔

۱۵۔ ابو عمار الحسین بن حریث الرازیؒ۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی کے شیخ ہیں حج سے واپسی میں ۲۴۴ھ میں انتقال فرمایا۔